اس طرح کے گھروں میں نہ صرف یہ کہ بہت بڑی خرابیوں کے چور دروازے کھل جاتے ہیں (اور عملاً لوگوں کو پیچیدگیاں درپیش ہیں)، بلکہ ساسوں، نندوں کا بالعموم جو رویہ ہمارے یہاں پایا جاتا ہے اس کی وجہ سے لڑکیاں چند دن اپنا جذبۂ خدمت دکھا کر مایوس اور بد دل ہو جاتی ہیں۔ ایسے حالات کو درست کرنے کے لیے مختلف اطراف سے اصلاح کی ضرورت ہے۔ ایک لڑکی جب یہ کہتی ہے کہ میں تنہائی محسوس کرتی ہوں اور مجھے طعن و تشنیع سننے پڑتے ہیں تو آپ پہلے اس کا علاج ڈھونڈیے اور پھر خدمت کی بات چھیڑیے۔ معاشرے کی خرابیاں یک طرفہ نہیں ہیں۔ ان کے کئی پہلو ہیں۔ ایک پہلو ہم نے بیان کیا، دوسرا آپ نے۔ اب یہ تو اصل شرکائے معاملہ کا فرض ہے کہ وہ تمام ضرورتوں میں توازن پیدا کریں۔ یہ چیزیں فتووں سے حل نہیں ہو سکتیں، طرزِ عمل بدلنے سے حل ہو سکتی ہیں۔ (ف ۔ ر ۔ ح ۔)

ازدواجی اور معاشرتی زندگی کے چند پہلو

سوال:-

۱۔ ا۔ چٹیا یا جوڑا بندھا ہوا تھا، فجر کو غسلِ واجب کے لیے بالوں کی جڑوں کو گیلا کیا، کچھ دیر بعد کنگھی کر کے بال سکھانے کے لیے جوڑا کھول دیا۔ کیا یہ درست ہے؟

ب۔ عادت کے مطابق جوڑا بندھا تھا۔ سوتے میں کھل گیا، صبح اسے باندھ کر غسلِ واجب کے لیے جڑیں گیلی کی جا سکتی ہیں، یا اگر بال کھلے رہے ہوں تو جڑوں کے علاوہ ہر بال کو پوری لمبائی تک گیلا کرنا ضروری ہے؟ بسا اوقات سردی کی وجہ سے سر درد یا کچھ اور تکلیف ہو جاتی ہے، یا گیلے کیے ہوئے بال اگلی رات تک جا کر سوکھتے ہیں۔

کیا یہ ممکن نہیں کہ اوپر سے سر اور بالوں کی جڑیں گیلی کر لی جائیں اور پشت پہ لمبے بال نہ گیلے کیے جائیں؟

واضح رہے کہ جوڑے سے میری مراد وہ فیشنی جوڑا نہیں جسے اونچا کر کے باندھا

جاتا ہے بلکہ سہولت کے لیے بالوں کو کوئی پن وغیرہ استعمال کیے بغیر اکٹھا کر لیا جاتا ہے ؟

۲- ایک شخص جو دین کا فہم اور جماعت اسلامی (کالعدم) سے تعلق رکھتا ہے، اس کے اندر نفسانی خواہش اتنی زیادہ ہے کہ شادی سے چند سال بعد تک بلاناغہ دن میں دو تین بار متوجہ ہوتا رہا ہے۔ دس بارہ سال گزرنے پر بھی اکثر بلاناغہ (ناغہ ہو تو شدید مجبوری سے !) روزانہ یہی مشغلہ رہتا ہے۔ اس معاملے میں نہ بیوی کی علالت یا تھکن کا لحاظ، نہ بچوں کی علالت اور ان کی تیمارداری میں شب بیداری کا لحاظ، نہ سفر اور مہمان داری یا میزبانی کا لحاظ۔ نہ یہ خیال کہ مجھے سردی میں صبح کو غسل کرنے میں تکلیف ہوگی، اور کبھی اگر اس رجحان میں کمی ہونے لگے تو دواؤں کا استعمال !

ساتھ ہی سخت مزاجی اور غصیلی طبیعت کی وجہ سے، محبت کے باوجود زندگی گذارنا دو بھر ہو جاتی ہے۔

اسلامی طریق پر اپنے مزاج کو اعتدال میں رکھنے کے لیے نہ کبھی نفل روزہ رکھنا اور نہ نفل نمازیں ادا کرنا۔ اُدھر یہ حال کہ فہمِ دین بھی اتنا ہے کہ آنجناب مشہور داعی اور مبلغ بھی ہیں۔

۳- بیوی سخت پردے کا اہتمام کرتی ہے، گھر میں بھی اور باہر نکلتے ہوئے بھی۔ دونوں فریق دین کا شعور رکھتے ہیں اور داعئ حق ہیں۔ اب جو رشتہ دار اور دوسری خواتین مرد کے سامنے آتی ہیں، وہ پردہ نہیں کرتیں۔ ایسی حالت میں مرد کا کیا رویہ ہونا چاہیے کیا مرد کو جواباً (اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ خواتین گھر میں اکیلی نہ ہوں) ان سے براہ راست خیر خیریت دریافت کرنی چاہیے؟ عملاً صورت یہ ہے کہ خیریت دریافت کرنے کے نقطۂ آغاز سے آگے بات ہنسی مذاق اور غیبت تک پہنچتی ہے۔ فطری حقیقت یہ ہے کہ بسا اوقات مرد ایک نگاہ ڈالتے ہی عورت کے کپڑوں کے رنگ، انداز، فیشن، میک اپ بلکہ جسمانی اعضا کی ساخت تک کو بھانپ لیتی ہے۔ کیا مرد کو اس طرح رشتہ دار اور دیگر خواتین سے ——— میل جول رکھنا ٹھیک ہے۔ ساتھ ہی رسمیات

بے تحت مرد کو یہ ڈر بھی رہتا ہے کہ اندر جا کر حال نہ پوچھا تو خواتین بُرا منائیں گی۔ کیا یہ مناسب نہیں گھر کے بچوں کے ہاتھ سلام بھجوا کر خیریت پوچھ لی جائے؟

ہمارے شوہر صاحب کا ایک داعی ہونے کے باوجود یہ حال ہے کہ جمائی منہ پھاڑ کر لینے اور حلق سے آواز نکالنے پر اگر یاد دلایا جائے کہ اس معاملے میں حضورؐ کی سنت یہ ہے تو فوراً یہ جواب کہ میں نے ایسا کب کیا ہے؟ کیا ستم ہے کہ دینی لٹریچر سے وعظ و تبلیغ کے لیے مناسب باتیں اخذ تو کر لی جائیں مگر اپنی حقیقی خانگی زندگی میں مومنانہ اخلاق، مسنون آداب اور ماثورہ اذکار اور دعاؤں کو عملاً نہ برتا جائے

براہ کرم میرا خط میرے نام اور شہر کے ذکر کے بغیر مختصر کر کے ترجمان القرآن میں دیا جائے۔

جواب :- ا ۔ ا ۔ ب

محترم جناب مولانا نعیم صدیقی صاحب کے نام آپ کا خط انہیں موصول ہوا۔ آپ کے اہم سوالوں کا جواب انہوں نے تحریر فرما دیا ہے۔ غسل کے متعلق سوال کا جواب درج ذیل ہے:۔

ا ۔ عورت کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ اس کے بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا دے اس کا غسل ہو جائے گا، لیکن بال کھلے ہوں تو پھر بالوں کے درمیان بھی پانی پہنچانا ہوگا۔

"ولیس علی المرأة ان تنقض ضفائرها فی الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر ولیس علیها بل ذوائبها هو الصحیح کذا فی الهدایه، ولو کان شعر المرأة منقوضا یجب ایصال الماء الی اثنائه" (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

(عورت پر لازم نہیں ہے کہ وہ غسل میں اپنی مینڈیاں کھول دے جب کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچتا ہو، اس پر زلفوں کا تر کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ یہی بات صحیح ہے ہدایہ میں اسی طرح ہے۔ اور اگر بال کھلے ہوں تو پانی اُن کے درمیان پہنچانا بھی ضروری ہے۔)

مولانا عبدالمالک صاحب ناظم شعبہ استفسارات